امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں''
سے لئے گئے مواد کی دوسری قسط

خاکِ مدینہ کی برکتیں

کُل صفحات 16

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ''عاشقانِ رسول کی 130 حکایات'' کے صفحہ 52 تا 67 سے لیا گیا ہے۔

خاکِ مدینہ کی برکتیں

دُعائے عطّار

یاربَّ المصطَفٰے ! ''خاکِ مدینہ کی برکتیں'' (رسالہ) کے 16 صفحات جو کوئی پڑھ یا سُن لے اُس کو خاکِ مدینہ کے ذرّے ذرّے سے والہانہ محبّت عنایت فرما، ایمان و عافیت کے ساتھ خاکِ مدینہ پر اُس کو موت اور خاکِ مدینہ میں مدفن نصیب کر۔ اٰمین بجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔'' (مُسلِم ص۲۱۶ حدیث۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَذانِ بلال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ بے مثال حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام زَبان پر آتا ہے تو بے ساختہ ایک سرتا پا عاشقِ رسول ہستی کا تَصوُّر قائم ہو جاتا ہے ایمان لانے اور غُلامی سے آزادی پانے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی زندگی کے حسین ایّام سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گزارے لیکن وِصالِ ظاہری کے بعد ہجرِ رسول کی تاب نہ لاکر مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا

www.dawateislami.net

سے ہجرت کر کے ملکِ شام کے عَلاقے ''دارَیّا'' میں سُکُونَت اِختیار فرمائی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک رات خواب میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دِیدارِ فیض آثار سے مُشرَّف ہوئے، لَبہائے مُبارَکہ کو جنبِش ہوئی، رَحمت ومَحبت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''مَاھٰذِہِ الْجَفْوَۃُ یَا بِلَال !اَمَا آنَ لَکَ اَنْ تَزُوْرَنِی یَا بِلَال! یعنی اے بلال! یہ کیا جفا ہے ! کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کیلئے حاضِری دو۔'' عاشقِ بے مثال حضرتِ سیِّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوتے ہی حکمِ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعمیل میں مدینۂ منوَّرہ زادھا اللہ شَرَفاً وَّتَعظِیماً کی جانب روانہ ہوگئے اور سفر کرتے ہوئے مرکزِ عُشّاق دیارِ مدینہ کی نُورانی اور پُر کیف فَضاؤں میں داخل ہوگئے، بے تابانہ مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزارِ پُر اَنوار پر حاضر ہوئے، ضَبط کے بندھن ٹوٹ گئے، آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور اپنا چہرہ مَزارِ پاک کی مبارک خاک پر مَس کرنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد کی خبر سن کر گلشنِ رسالت کے دونوں مہکتے پھول سیِّدینا حَسَنَینِ کریمَین (یعنی حضراتِ سیِّدَینا حسن وحسین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تشریف لے آئے ۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے ساخْتہ دونوں شہزادوں کو اپنے ساتھ لِپٹالیا اور پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمائش کی: اے بِلال! ہمیں ایک بار پھر وہ اذان سنا دیجئے جو آپ نانا جان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری میں دیا کرتے تھے۔ اب اِنکار کی گنجائش کہاں تھی! چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِدُالنَّبَوِیّ الشّریف

عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی چھت پر اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں وہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری میں **اَذان** دیا کرتے تھے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے "اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر" سے **اَذان** کا آغاز فرمایا تومدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً میں ہَلْچَل مچ گئی اورلوگ بے تاب ہوگئے، جب" اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے کلمات کہے تو ہرطرف آہ وبُکا کا شور بَرپا ہوگیا، پھر جب اس لفظ پر پہنچے: "اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہ" تو لوگ بے تابانہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مزارِپُراَنوار سے باہَر تشریف لے آئے ہیں؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً میں اُس دن سے زیادہ کبھی گِریہ وزاری نہیں ہوئی۔ اس واقِعے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ تادَمِ حیات سال میں ایک مرتبہ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً حاضِر ہوتے اور**اذان** دیا کرتے تھے۔

(تاریخ دِمَشق ج۷ص۱۳۷ وفتاوٰی رضویہ مُخرجہ ج۱۰ ص۷۲۰ مُلَخّصًا)

جاہ وجلال دو نہ ہی مال ومَنال دو
سوزِ بلال بس مِری جھولی میں ڈال دو (وسائلِ بخشش ص۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غَرناطہ کا مایوسُ العلاج مریض

ابومحمد اِشبیلی اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ غَرناطہ میں ایک ایسے بیمار کے ہاں ٹھہرے جو طبیبوں کی طرف سے لاعلاج قرار دیا جاچکا تھا۔

www.dawateislami.net

اُس بیمار کے ایک خادِم ابنِ ابی خِصال نے سرکارِ عالم مدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ گوہر بار میں عریضہ لکھا جس میں اس نے اپنے آقا کی بیماری کا ذِکر کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ اسے شِفا نصیب ہو۔ ابو محمد فرماتے ہیں: وہ عریضہ لئے ایک زائرِ مدینہ غَرناطہ سے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیمًا حاضِر ہوا، اُس نے جُوں ہی یہ خط دربارِ رِسالت میں پڑھا بیمار کو غَرناطہ میں شِفا مل گئی۔ (وفاءالوفا، ج۲،ص۱۳۸۷،ملخصا)

فَقَط اَمراضِ جسمانی کی ہی کرتا نہیں فریاد
گناہوں کے مرض سے بھی شِفا دو یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش ص۱۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زم زم کا باکمال ساقی

شیخ ابو ابراہیم وَرّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حج وزیارت کی سعادت پائی، زادِ قافِلہ کی قِلّت (یعنی اَخراجات کی کمی) کے سبب قافلے والے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیمًا میں مجھے اکیلا چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر فریاد کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے رُفَقا مجھے تنہا چھوڑ کر جا چکے ہیں۔'' جب سویا تو خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے شَرَفیاب ہوا، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مکّہ شریف جاؤ، وہاں ایک

شخص **زمزم** کے کُنویں پر پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہا ہوگا، اُس سے کہنا، **رسولُ اللّٰہ** (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے حکم دیا ہے کہ مجھے میرے گھر تک پہنچادو۔'' میں حسبِ ارشاد **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا پہنچا اور **زمزم** شریف کے کنوئیں پر گیا، جہاں ایک شخص پانی کھینچ رہا تھا، اِس سے پہلے کہ میں کچھ کہوں، وہ کہنے لگا: ''ٹھہرو! میں ذرا لوگوں کو پانی پلا لوں۔'' جب وہ فارِغ ہوا تو رات ہوچکی تھی۔ اُس نے کہا: ''**بیتُ اللّٰہ** شریف کا طواف کرلو پھر میرے ساتھ **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا کے بالائی (یعنی اونچائی والے) حصّے کی طرف چلو۔'' چُنانچِہ میں طواف سے مُشَرَّف ہونے کے بعد اس کے ساتھ اس کے قدم بقدم چل پڑا۔ جب صُبْح قریب ہوئی تو میں نے خود کو ایسی وادی میں پایا جس میں بَہُت گھنے دَرَخت اور پانی کے چشمے تھے، میں نے سوچا یہ وادی تو میری وادی ''**شَفْشاوَہ**'' جیسی لگتی ہے۔ جب اچّھی طرح سَپِیدۂ سَحَر (یعنی فجر کا اُجالا) نُمُو دار ہوا اور میں نے غور سے دیکھا تو واقعی وہ وادی ''**شَفْشاوَہ**'' ہی تھی۔ میں خوشی خوشی اپنے اَہل وعِیال کے پاس پہنچا اور اپنے مکان پہنچنے کی داستانِ کرامت نشان سنا کر سب کو وَرْطۂ حیرت میں ڈال دیا! لوگوں نے میرے قافِلے کے مُتَعلِّق دریافت کیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ تو مجھے مُفلِس ونادار سمجھ کر **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا میں اکیلا چھوڑ کر سُوئے وطن روانہ ہوگئے تھے۔ کچھ لوگوں نے میری بات کو

www.dawateislami.net

دُرُست تسلیم کیا اور بعض نے مجھے جھٹلایا، چند ماہ گزرے تو میرا قافِلہ آ پہنچا اور لوگ حقیقتِ حال سے واقِف ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سب نے مجھے سچّا مان لیا۔ (شواھدُ الحق ص ۲۲۹) (چونکہ پہلے زمانے میں اُونٹوں اور خچّروں وغیرہ پر سفر ہوا کرتا تھا، غالباً اِسی وجہ سے قافِلہ کچھ مہینوں کے بعد پہنچا۔) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا

تم چاہو تو ہوجائے ابھی کوہِ محَن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین روپیہ مدینہ۔۔۔تین روپیہ مُلتان

یہ حکایت کسی نے مجھے (سگِ مدینہ عفی عنہ کو) کافی عرصہ قبل سنائی تھی اپنی یادداشت کے مطابِق اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی سعی کرتا ہوں: حاجیوں کا ایک قافِلہ مدینۃُ الاولیاء ملتان (پاکستان) سے مدینۃُ المصطَفٰے زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً چلا، اُس میں **ایک مدینے کا دیوانہ** بھی شامل تھا۔ حجِ بیتُ اللہ اور حاضریِ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے فراغت کے بعد جب سب ملتان شریف پہنچ گئے۔ ایک حاجی نے دیوانے کو چھیڑتے ہوئے کہا: تجھے بارگاہِ رسالت سے

www.dawateislami.net

مسجد خیف | مسجد جن | مسجد جعرانہ | مسجد نمرہ | مسجد غمامہ | مسجد جمعہ | مسجد شیخین

مقام ابراھیم | حجر اسود | غار ثور | غار حرا | جبل احد | محراب نبوی | منبر رسول

کوئی سند بھی عطا ہوئی یا نہیں؟ وہ بولا: نہیں۔ اُس حاجی نے اپنے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی ایک چِٹّھی دیوانے کو دکھاتے ہوئے کہا: دیکھ! مجھے روضۂ انور پر یہ سَنَد ملی ہے! چِٹھی میں لکھا تھا: ''تیری مغفِرت کردی گئی ہے۔'' **دیوانہ** یہ پڑھ کر بے قرار ہوگیا، اُس نے رونا دھونا مَچا دیا اور یہ کہتے ہوئے چل پڑا: میں بھی اپنے پیارے **آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **مغفِرت** کی سندلوں گا'' گرتا پڑتا جب روڈ پر آیا تو ایک بس کھڑی تھی اور کنڈکٹر آواز لگا رہا تھا: ''**تین روپیہ مدینہ! تین روپیہ مدینہ!!**'' دیوانہ لپک کر بس میں سُوار ہوگیا، تین روپے ادا کئے اور بس چل پڑی۔ کچھ ہی دیر بعد کنڈکٹر نے صدا لگائی: مدینہ آگیا!! مدینہ آگیا!'' دیوانہ بس سے اُتر گیا، **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** وہ سچ مُچ مدینے ہی میں تھا، اور اُس کی نگاہوں کے سامنے **سبز سبز گُنبد** اپنے جلوے لُٹا رہا تھا! اُس نے بے تابی کے ساتھ قدم آگے بڑھائے، **مسجِدُ النَّبَوِیّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں داخِل ہوا اور سنہری جالیوں کے روبرو حاضِر ہوگیا، اس کے سینے میں تھما ہوا اشکوں کا طوفان آنکھوں کے راستے اُمنڈنے لگا، بعدِ عرضِ سلام اُس نے برستی ہوئی آنکھوں سے مغفرت کی سَنَد کی اِلتجائے شوق پیش کردی۔ ناگاہ ایک پرچہ اُس کے سینے پر گرا، بے قرار ہوکر اُس نے پڑھا تو لکھا تھا: ''**تیری مغفِرت کردی گئی ہے۔**'' اُس نے وہ کاغذ احتیاط سے جیب میں رکھا اور خوش خوش باہَر نکلا۔ وُہی بس نظر آئی

www.dawateislami.net

کنڈکٹر صدائیں لگا رہا تھا: ''**تین روپیہ ملتان! تین روپیہ ملتان!!**'' دیوانہ بس میں سُوار ہو گیا، تین روپے ادا کیے، بس چل پڑی، کچھ ہی دیر کے بعد کنڈکٹر نے آواز لگائی: '' ملتان آگیا! ملتان آگیا!! '' دیوانہ اُترا اور اپنے قافلے والوں کے پاس آپہنچا، چُونکہ یہ سب چند لمحوں میں ہی ہو گیا تھا لہٰذا تمام **حُجّاج** ابھی وہیں موجود تھے، اُنہوں نے جب دیوانے کے پاس ''سند'' دیکھی تو حیران رہ گئے، اُنہوں نے دیوانے کا بڑا احترام کیا، خُصُوصاً جس حاجی نے دیوانے کے ساتھ مذاق کیا تھا، وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور اُس نے اپنے جُرم سے توبہ کی، دیوانے سے بھی مُعافی مانگی۔ اور عزم کیا کہ جب تک ''سَنَد'' عطا نہ ہوئی **ہر سال حج** کروں گا اور حاضرِ دربارِ مدینہ ہو کر ''**سندِ مغفِرت**'' کی خیرات مانگتا رہوں گا، مجھے اپنے کریم آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے امّید واثق ہے کہ مجھ گنہگار کو مایوس نہیں فرمائیں گے۔ دیوانہ اپنے آپ میں نہ تھا چند ہی روز میں اُس کا انتقال ہو گیا۔ اور وہ حاجی اب تک ہر سال برابر حاضریِ حَرَمینِ شریفین سے مُشرَّف ہو رہا ہے۔ (تادمِ تحریر (۸ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ) واقِعہ سنے کم و بیش 35 سال کا عرصہ گزر چکا ہے، فی الحال اُس حاجی کے احوال معلوم نہیں۔)

تمنّا ہے فرمائیے روزِ محشر

یہ تیری رِہائی کی چِٹھی ملی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا کے کرم سے گمشدہ بیٹا مل گیا

شیخ ابوالقاسم بن یوسف اِسکَندَرانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: میں مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں تھا، ایک عاشقِ رسول کو دیکھا کہ وہ قبرِ انور کے پاس کچھ اس طرح سے فریاد کررہا ہے: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ کا وسیلہ پکڑتا ہوں تاکہ میرا بیٹا مجھے واپَس مل جائے۔'' میرے اِسْتِفْسار پر اُس نے بتایا: ''جدّہ شریف سے آتے ہوئے میں قَضائے حاجت کیلئے گیا اِسی اَثنا میں میرا بیٹا لاپتا ہوگیا۔'' چند سال بعد وہ شخص مجھے مِصر میں ملا تو میں نے اس کے بیٹے کے بارے میں دریافْت کیا۔ اُس نے بتایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرا بیٹا مل گیا تھا، ہوا یوں تھا کہ ایک قبیلے نے اُسے زبردستی اپنا غلام بنا کر اُونٹ چَرانے پر لگادیا تھا۔ اُسی قبیلے کی ایک عاشقِ رسول اور نیک سیرت خاتون نے خواب میں بحروبر کے بادشاہ، دوعالم کے شَہَنشاہ، اُمّت کے خیرخواہ، آمِنہ کے مہروماہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس سے کچھ یوں فرمایا: ''مِصری نوجوان کو آزاد کرواکر اُس کے گھر بھیج دو۔'' چُنانچِہ اُس عاشقِ رسول خاتون کی سِفارش پر میرے بیٹے کو آزاد کردیا گیا۔ (شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسیدالخلق ص ۲۳۰ مُلَخَّصًا) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت

www.dawateislami.net

ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اِتنا بھی تو ہو کوئی جو "آہ" کرے دل سے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا کو پکارنے سے کمزوری دور ہوجاتی

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ محمد بن سالم سِجِلْمَاسِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں محترم نبی، مکّی مَدَنی، مَحْبُوبِ ربِّ غنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کی زیارت کی نیّت سے پیدل چلنے والے قافِلۂ مدینہ کا مسافر بن گیا۔ دَورانِ سفر جب کبھی کمزوری محسوس ہوتی تو عرض کرتا: **اَنَا فِیْ ضِیَافَتِكَ یَارَسُوْلَ اللہ** یعنی یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آپ کی ضِیافت (یعنی مہمانی) میں ہوں تو وہ ناتُوانی (یعنی کمزوری) فوراً زائل ہوجاتی۔ (شواھدُ الحق ص ۲۳۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تھکا ماندہ ہے وہ جو پاؤں اپنے توڑ کر بیٹھا

وُہی پہنچا ہوا ٹھہرا جو پہنچا کُوئے جاناں میں (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

گنبدِ خضرا دیکھ کر دم نکل گیا!

مولانا حافِظ بصیر پُوری اپنے سفرنامۂ حج میں لکھتے ہیں: 1972ء میں مجھے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں رَمَضانُ المبارَک کا مہینا نصیب ہوا۔ غالِباً رَمَضانُ المبارَک کا دوسرا جُمُعہ تھا، ایک عاشقِ رسول اپنے ساتھیوں کو مجبور کر کے مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا سے قبل از وَقت ہی مدینۂ طیِّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا لے آیا۔ اور آتے ہی سامان سے بے پرواہ ہو کر آقائے دوجہاں، سلطانِ کون و مکاں صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ اقدس میں حاضِر ہوگیا۔ سلام عرض کرنے کے بعد دو نَفْل ادا کئے اور بابِ جبریل سے باہَر نکلا، پلٹ کر گنبدِ خضرا پر نظر ڈالی اور غش کھا کر گر پڑا، منہ سے خون بہنے لگا اور تڑپے بِغیر ٹھنڈا ہوگیا۔ (انوارِ قطبِ مدینہ ص ٦٢) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! گنبدِ خضرا پر نگاہ پڑتے ہی
کھا کے غَش میں گر جاتا پھر تڑپ کے مرجاتا (وسائلِ بخشش ص ٤١٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

قَرض ادا کروا دیا

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ المُقتَدِر کے صاحِبزادے بیان کرتے ہیں کہ یَمَن کے ایک آدمی نے میرے والِد صاحِب کے پاس 80 دینار رکھواتے ہوئے عرض کی: ''اگر ضَرورت پڑے تو انہیں خَرچ کرلینا، جب واپَس آؤں تو مجھے ادا کردینا۔'' اور وہ خود جہاد کے لیے چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں سَخت قَحط اور خشک سالی نے غَلَبہ کیا، والِد صاحِب رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے وہ دِینار لوگوں میں تقسیم کردیئے۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ شخص واپَس آ گیا اور اُس نے اپنی رقم طلب کی۔ والِدِ محترم نے کہا: ''کل تشریف لایئے۔ اور خود اُس رات مسجِدُالنَّبَوِیّ الشَّریف میں ٹھہرے رہے، کبھی مزارِ فائضُ الْانوار پر حاضر ہوتے اور سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ کرم بار کے طلب گار ہوتے اور کبھی منبرِ اَطْہر کے پاس آکر دُعا و اِلتجاء کرتے، حتّٰی کہ سَپیدۂ سَحَر نُمودار ہونے لگا، دُھندَلکے میں ایک شخص نے تھیلی آگے بڑھاتے ہوئے کہا: ''اے محمد بن مُنکَدِر! یہ لیجئے۔'' آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ہاتھ بڑھا کر تھیلی لے لی، کھول کر دیکھا تو اُس میں 80 دینار تھے۔ صُبح ہوئی تو رقم رکھوانے والا شخص آ گیا، آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے 80 دینار اُس کے حوالے کردیئے۔ یوں آپ رَحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ اِس بار قرض سے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ کرم سے سَبُکدَوش ہوگئے۔(شواھدُ الحق ص۲۲۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہر طرف مدینے میں بِھیڑ ہے فقیروں کی

ایک دینے والا ہے کُل جہاں سُوالی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُرک مریض کا علاج

مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ایک شخص کو دیکھا گیا جو زخموں سے چور چُور تھا، معلوم ہوا وہ تُرکی کا باشِندہ ہے اور 15 سال سے بیمار ہے، تُرکی میں علاج ناکام رہا، کسی نے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی **خاکِ شِفا** استِعمال کرنے کا مشورہ دیا، تُرک مریض نے ہدایت پر عمل کیا، جو مرض پندرہ سال میں ٹھیک نہ ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ایک سال میں دو حصّہ خَتْم ہوگیا۔ وہ تُرک رو رو کر اپنا دردناک واقِعہ سنایا کرتا اور **خاکِ مدینہ** کے گُن گایا کرتا۔

(مدینۃ الرسول ص۱۳۳ ملخصاً)

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

اُٹھا لے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بے شک خاکِ مدینہ میں **اللہ** تَعَالٰی نے شِفا رکھی ہے، اگر اعتِقاد صادِق ہو تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ مایوسی نہیں ہوگی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی مِٹّی میں شِفا ہونے کی بشارتیں احادیثِ مبارکہ میں موجود ہیں چُنانچِہ **تین فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿۱﴾ **غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ** یعنی **خاکِ مدینہ** میں جُذام سے شِفا ہے۔ (جامع صغیر ص ۳۵۵ حدیث ۵۷۵۳) حضرتِ علّامہ **قسطلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی **فرماتے ہیں: مدینۂ مُنوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی ایک خصوصیّت یہ بھی ہے کہ اس کی مبارک خاک کوڑھ اور سفید داغ کی بیماریوں بلکہ ہر **بیماری** سے شِفا ہے۔ (اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَّة ج ۳ ص ۴۳۱) ﴿۲﴾ **غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ یُبْرِئُ الْجُذَامَ** یعنی **خاکِ مدینہ** جُذام کو اچھا کر دیتی ہے۔ (جامع صغیر ص ۳۵۵ حدیث ۵۷۵۴) ﴿۳﴾ **وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِیْ غُبَارِھَا شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ** اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

www.dawateislami.net

میں میری جان ہے بیشک **خاکِ مدینہ** ہر بیماری کی شفا ہے۔

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۲۲ حدیث ۱۸۸۵)

مدینے کی مٹّی اور پھلوں میں شِفا

جذبُ الْقُلُوب میں ہے: **اللہ** تبارَکَ وَتعالیٰ نے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی **مِٹّی** اور **پھلوں** میں شِفا رکھی ہے اور کئی احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے، **خاکِ مدینہ میں ہر مَرَض سے شِفا ہے** اور بعض احادیثِ مبارکہ میں مِنَ الْجُذامِ وَ البَرَص یعنی کوڑھ اور پُھلْبَہری (یعنی بَرَص) سے شِفا کا ذکر ہے اور بعض ''اخبار'' میں مدینے کے ایک خاص مقام صُعَیب (عوام اس جگہ کو ''خاکِ شفا'' بولتے ہیں) کا تذکرہ ہے بعض روایات میں ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بعض صَحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ اِس خاک سے **بخار** کا علاج کریں۔ بُزُرگوں سے اس خاص مقام ''صُعَیب'' کی خاک مبارک سے علاج کی **حکایات** بھی ملتی ہیں۔ (جذب القلوب، ص۲۷ ملخّصاً)

سال بھر کا بخار ایک دن میں جاتا رہا

حضرتِ سیِّدُنا شیخ مجدالدّین فیروز آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: میرا غلام سال بھر سے **بُخار** میں مُبتلا تھا، میں نے (مقامِ صُعَیب (یعنی ''خاکِ شفا'' سے) خاکِ مدینہ لی اور پانی میں (قلیل مقدار میں) گھول کر پلائی،

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُسی دن شفایاب ہوگیا۔ (ایضاً)

خاکِ شفا سے وَرَم کا علاج

شیخِ مُحقِّق، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: جن دنوں میری مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حاضِری تھی، کسی مَرَض کے سبب میرا پاؤں سُوج گیا، طبیبوں نے مل کر اسے مُہلِک عارِضہ (یعنی ہلاک کر دینے والا مَرَض) قرار دیتے ہوئے علاج سے ہاتھ روک دیا۔ میں نے (مقامِ صُعَیب سے) خاکِ پاک لی اور استِعمال شُروع کیا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تھوڑے ہی دِنوں میں بڑی آسانی سے وَرَم (یعنی سوجَن) سے نجات مل گئی۔ (ایضاً) ''عاشقانِ رسول مقامِ صُعَیب'' کو ''**خاکِ شفا**'' کے نام سے جانتے ہیں، افسوس! وہ مُبارَک جگہ اب چُھپا دی گئی ہے، بسا اوقات عُشّاق کھود کر ''خاکِ شِفا'' حاصِل کر لیتے ہیں، مگر انتِظامیہ ڈامَر وغیرہ ڈال کر پھر سے بند کر دیتی ہے۔

مدینے کی مِٹّی ذرا سی اُٹھا کر
پیو گھول کر ہر مَرَض کی دَوا ہے (وسائلِ بخشش ص ٣٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دنیا کے لئے مال جمع کرنے والے بے عقل ہیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: دُنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ۲/۲۵۰، حدیث:۵۲۱۱)

978-969-722-139-4
01082101

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net